



## سوال

(193) بخاری و مسلم کی ہر حدیث پر عمل کرنا بخاری مسلم کی تقلید نہیں

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا بخاری و مسلم کی ہر ایک حدیث پر عمل کرنا بخاری مسلم کی تقلید نہیں ہے۔؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بخاری مسلم ہو یا کوئی اور کتاب جس کتاب میں احادیث مرفوعہ ہوں اس پر عمل کرنا ان احادیث پر عمل کرنا ہے۔ یہ ان محدثین کی تقلید نہیں کیونکہ تقلید کسی غیر نبی کے ذاتی قول کو ملنے کا نام ہے۔

## تشریح

امام بخاری کی (بخاری) کل تصنیفات ہیں۔ الجامع الصحیح۔ جو آج بخاری کے نام سے مشہور ہے۔ اور دنیا کے ان تمام حصوں میں جہاں جہاں اسلامی اثر پہنچا ہے۔ شائع ہے۔ خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔ جن وجوہات سے مسلمانوں نے امام بخاری کو امام الحدیثین نے امیر المؤمنین فی الحدیث کا لقب دیا ہے۔ ان میں یہ مبارک کتاب بھی ہے۔ ہر تہہ افضلیت۔ یہ شرف یہ اعتبار متقدمین میں سے لے کر متاخرین تک اسلام میں نہ کسی محدث کی تصنیف کو حاصل ہوا نہ کسی فقیہ اور امام کی تالیف کو۔ آج اسلام میں کتاب اللہ کے بعد کس کی تالیف اور کونسی کتاب ہے جس کے آگے کل اسلامی دنیا تسلیم سر خم کرتی ہے۔

لہ کتاب الذی یتلو الکتاب ہدی السیادة یلین ینصدع

(ططقات کبریٰ)

صحیح بخاری ایک ایسی کتاب ہے کہ اگر صرف اس کی تعریف لکھی جائے اور ہر پہلو سے اس پر بحث کی جائے تو کسی ضخیم جلد میں لکھنی پڑیں۔ علامہ ابن خلدون اپنی مشہور تاریخ کے مقدمہ میں (جس میں انہوں نے علم تاریخ کے حکیمانہ اصول اور فلسفیانہ نکتے و تمدنی قواعد ضبط کئے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ ولقد سمعت کثیرا من شیوخنا رحمہم اللہ یتولون شرح کتاب البخاری دین علی الامتہ یعنی میں نے اپنی اکثر اساتذہ اور شیوخ کو فرماتے سنا کہ صحیح بخاری کی شرح لکھنے کا قرض امت پر اب تک باقی ہے۔



علاوہ ابن خلدون آٹھویں صدی کے مورخ ہیں۔ نویں صدی کے ابتداء میں وفات پائی ہے۔ مقدمہ تاریخ انھوں نے 779ء سہ میں ختم کیا ہے۔ اس وقت تک صحیح بخاری کی شرح کثرت سے لکھی جا چکی تھی۔ تیسری صدی کے بعد ہی سے اس کی شرح کی طرف اہل علم متوجہ ہو گئے۔ لیکن اس فاضل مورخ کے تتبع واستقراء اور تحقیق میں کوئی شرح اس قسم کی نہیں لکھی گئی۔ جو صحیح بخاری کے نکات فقہیہ اور تہذیبیہ حدیثوں پر بحث کی طرف پوری طرح رہبر ہو سکے۔ جہاں تک خیال کیا جاتا ہے۔ زمانہ موجودہ تک صحیح بخاری کی شرح کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ چکی ہے۔ اور اہل علم نے کوئی پہلو یا کوئی موضوع ایسا نہیں چھوڑا جس پر بحث نہ کی۔ کسی نے نوی تحقیقات سے بحث کی کسی نے تراجم ابواب کو موضوع ٹھہرا کر کتاب لکھی۔ کسی نے لغات سے بحث کی کسی نے رجال سے کسی نے تعلقات کو موصول کیا۔ کسی نے متابعات سے بحث کی کسی نے استخراج کیا۔ کسی نے استدراک کیا۔ کس نے تنقید پر کتاب لکھی۔ تاہم امام بخاری کے دقیق خیال اور لطیف استدلال تک بہت کم لوگوں کی رسائی ہوئی۔ علامہ ابو النخیر سخاوی البر المسوک فی زیل الملوک میں علامہ ابن حجر کے ترجمہ میں فتح لباری (1) نسبت رقم طراز ہے۔ کہ اگر فاضل ابن خلدون کو فتح لباری سے واقفیت ہوئی ہوتی جنھوں نے یہ لکھا تھا کہ شرح صحیح بخاری کی شرح کا دین امت پر باقی ہے۔ تو اس شرح

کو دیکھ کر ان کی آنکھیں اس دین کے بھرپانے سے ٹھنڈی ہوتیں۔ لیکن بقول بعض ہمارے شیوخ کے کیا معلوم کہ فاضل مولف کے بلند خیال میں بھی دین ادا ہوا ابھی باقی ہے۔ حقیقت امر یہ ہے کہ **بزرگ و جہ حسن اذا ما زدتم** مصرعہ شاید اسی مبارک کتاب کے لئے موزوں ہوا ہے۔ جس قدر جسکو زیادہ غور کا موقع ملتا ہے۔ اسی قدر نکات فقہیہ اور تہذیبیہ حدیث سے اس کے دل و دماغ کو بہرہ یابی ہوتی ہے۔ اس کی رفعت شان کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے۔ کہ تیس کروڑ افراد انسانی اس کو مایہ ناز سمجھتے ہیں۔ اور یقین کرتے ہیں کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کے اقوال و افعال تقریرات۔ اس تنقید اور تحقیق کے ساتھ اس کتاب میں جمع کئے گئے ہیں کہ اس سے بڑھ کر ہونا غیر ممکن ہے وہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ امام بخاری نے اپنی نے اپنی جانفشانی اپنی محنت اپنی سعی اپنی جان نثاری اپنے خداداد حافظہ کا کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا قرآن مجید کے بعد اس کتاب کی صحت کا اقرار کرنے اور ملنے میں عرب و عجم اہل حجاز اہل شام اہل عراق اہل ہند۔ ترکی۔ کابل۔ بصری۔ افریقی۔ رومی۔ روسی۔ بدوی۔ شہری۔ محدث فقہیہ متکلم صوفی سہمسواویہ الاقدام ہیں۔ ٹومس ولیم بیل اور ٹیل بیوگر لفیگل ڈکشنری مطبوعہ لندن 1890ء سہ) میں لکھتے ہیں۔ امام بخاری کی تصنیف صحیح بخاری کی سب سے زیادہ قدر کی جاتی ہے۔ اور روحانی و دنیاوی معاملات غرض دونوں حیثیت سے قرآن کے بعد معتبر سمجھی جاتی ہے۔ آگے لکھتے ہیں اس کتاب میں محمد ﷺ کی وحیاں والہامات اور افعال و اقوال ہی نہیں مندرج ہیں۔ بلکہ قرآن کے اکثر مشکل مقامات کی تفصیل بھی درج ہے۔ (ملخص از کتاب سیرۃ البخاری صفحہ 176-181 مصنفہ حضرت مولانا محمد عبدالسلام مبارکپوری)

1- حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی کی مشہور عالم کتاب ہے جس کو لکھ کر آپ نے حضرت امام بخاری کی صحیح بخاری کا امت کے سر سے قرض ادا کر دیا۔ یہ کتاب تحقیقات اور تہذیبیہ نکات کے اعتبار سے نہایت بے نظیر ہے۔ جس میں بخاری شریف کی ہر پہلو سے بہترین تشریح کی گئی ہے۔ 17 ہجری میں علامہ ابن نے اس کی تالیف کا کام شروع کیا اور 842 ہجری میں مکمل ہوئی۔ (راز)

## فتاویٰ شنائیہ امرتسری

جلد 01 ص 380

محدث فتویٰ